

پرائز بانڈ پر ملنے والے انعام کا حکم

مولانا محمد عثمان

متخصص فی الفقہ الاسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

پرائز بانڈ سے متعلق ایک استفتاء اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کی طرف سے جواب:

جناب مفتی صاحب عرض یہ ہے کہ ”پرائز بانڈ“ کے متعلق معلومات چاہئیں کہ آیا ”پرائز بانڈ“ کا لین دین کرنا اور اس پر دیئے جانے والے انعام کا حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ جو ادارہ یعنی اسٹیٹ بینک آف پاکستان اس کو سود ہی ظاہر کرتا ہے اور وہ یہ سود لاٹری سسٹم سے انعام کے طور پر لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں کسی کو ملتا ہے کسی کو نہیں ملتا کسی کو اپنی رقم سے کئی گنا اور کسی کو بہت تھوڑا ۱۰۰، ۲۰۰ روپے انعام ملتا ہے لہذا برائے مہربانی مدلل حوالے کے ذریعے بتائیں کہ پرائز بانڈ کا کاروبار اور اس پر ملنے والا انعام جائز ہے یا ناجائز؟

سائل عبدالعزیز ولد حاجی عمر معرقانی۔ سو لجر بازار کراچی۔

الجواب باسمہ تعالیٰ:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو کہ تمام شعبہ ہائے زندگی کو شامل اور حاوی ہے ابتدائے آفرینش سے لے کر قبر کی منزل تک کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس میں انسانیت کی رہنمائی کے لئے اسلام کی واضح ہدایات اور معتدل تعلیمات موجود نہ ہوں، عبادات ہوں یا معاملات، معاشیات ہوں یا معاشرت، اخلاقیات ہوں یا آداب زندگی، اقتصادیات ہوں یا جدید معاشیات غرض ہر شعبہ میں اسلام انسانیت کی قیادت و سیادت کے فرائض انجام دیتے ہوئے نظر آتا ہے۔

مذہب اسلام کا کمال یہ بھی ہے کہ وہ ہر دور میں بلکہ ہر زمان و مکان میں انسانیت کی رہنمائی کرتا ہے، زمانہ کی برق رفتاری اور بدلتے ہوئے حالات میں بھی اس کی قیادت برقرار رہتی ہے۔

اسلام اس بے مثال معاشی نظام کا نام ہے جس میں ایسی آمدنی اور کمائی سخت ناپسند کی جاتی ہے جو گھر بیٹھے بلا محنت و مشقت کے حاصل ہو اسلام میں وہ رقم بھی ناجائز اور حرام ہے جو دوسروں کے استحصال سے حاصل کی گئی ہو اور براہ راست دولت کے ذریعہ دولت حاصل کی جاتی ہو، چنانچہ سود اس لئے حرام ہے کہ سود لینے والے کو بغیر کسی معاوضہ و محنت کے آمدنی آتی رہتی ہے وہ کسی دوسرے کی مجبوری سے فائدہ اٹھاتا ہے بلا کسی واسطہ دولت کے ذریعہ دولت کماتا ہے شریعت مطہرہ میں کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھا کر دولت اکٹھا کرنا ناحق طور پر مال حاصل کرنا ناجائز ہے۔

باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ياايها الذين آمنوا لا تاكلوا اموالكم بينكم بالباطل الخ (النساء: ۲۹).

ترجمہ: ”اے ایمان والو! نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کے آپس میں ناحق۔“

جو شخص ناحق طور پر مال حاصل کرے قرآن کریم میں اس کے لئے وعید شدید آتی ہے۔

”ومن يفعل ذلك عدوانا وظلما فسوف نصليه نارا وكان ذلك على الله يسيرا (النساء: ۳۰)۔“

”جو کوئی یہ کام کرے تعدی اور ظلم سے تو ہم اس کو ڈالیں گے آگ میں اور یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے۔“

واضح رہے کہ جتنے ناجائز اور غیر مشروع طریقے اس وقت ہماری معیشت میں رائج ہیں اس میں سود اور جو ایسے عناصر ہیں جو اپنے تمام تردینی و دنیاوی اور اخلاقی نقصانات کے باوجود پوری دنیا میں خصوصاً عالم اسلام کی معیشت میں بھی اس طرح عام ہو گئے ہیں کہ آج ایسی چیزوں کو اقتصادیات اور تجارت کے لئے ریڑھ کی ہڈی سمجھا جانے لگا ہے اور یہ تصور عام ہونے لگا ہے کہ آج کوئی تجارت یا صنعت یا اور کوئی معاشی نظام بغیر سود کے چل ہی نہیں سکتا لیکن اگر ماحول کی تقلید سے بلند و بالا تر ہو کر وسیع نظر سے معاملات کا جائز لیا جائے تو یہ نتیجہ ضرور نکلے گا کہ سود اور جو معاشیات کے لئے ریڑھ کی ہڈی نہیں بلکہ انسانی معیشت کے لئے خطرناک کینسر ہے کہ جب تک اس کو آپریشن کر کے نہ نکالا جائے گا دنیا کی معیشت اور تجارت اعتدال پر نہ آسکے گی۔

علاوہ ازیں سود اور جو ادویے مستقل گناہ ہیں جن کی قباحیت و برائی اور تباہ کاریوں کا ذکر قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند احادیث میں واضح اور ٹھوس الفاظ میں آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سود پر شدید اور اتنی سخت وعید فرمائی ہے جو کسی دوسرے گناہ پر نہیں آئی کہ سود کا روباہر کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلان جنگ کے مترادف قرار دیا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

”ياايها الذين امنوا اتقوا الله وذروا ما بقى من الربوا ان كنتم مومنين فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله ورسوله“ (البقرة: ۲۷۸، ۲۷۹)۔

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود کا بقایا ہے اس کو چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو پھر اگر تم نہیں چھوڑتے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن لو۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”الربا سبعون جزءا يسرها ان ينكح الرجل امه“ (مشکوۃ المصابيح . كتاب البيوع . باب الربوا . الفصل

الثالث . ۱ / ۲۴۶ . ط : قديمی)۔

”سود کے مفاسد کی ستر قسمیں ہیں ان میں سے ادنیٰ قسم ایسی ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے بدکاری کرے۔“

”عن ابی ہریرۃؓ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : اتیت لیلة أسری بی علی قوم بطونہم کالبیوت فیہا الحیات تری من خارج بطونہم فقلت : من ہولاء یا جبرئیل قال : ہولاء آکلۃ الربا“۔ (المرجع السابق)۔

”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کی رات میرا گزرا ایک قوم پر ہوا جن کے پیٹ گھروں کے مانند (بڑے بڑے) تھے اور ان پیٹوں میں سانپ بھرے ہوئے تھے جو پیٹوں کے باہر سے نظر آتے تھے میں نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون ہیں کہا یہ لوگ سود خور ہیں۔“

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے جوئے اور قمار بازی کے معاملات کو نہ صرف حرام قرار دیا ہے بلکہ اس کو انسانی معیشت کے لئے نجاست، گندگی، انسانیت کے میدان بعض وعداوت کا سبب اور شیطانی عمل قرار دیا ہے اور اس کو یاد الہی اور سب سے اہم عبادت نماز سے باز رکھنے والی چیز بتایا ہے، نیز آیت کی دلالت سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اور سودی معاملات انسانی زندگی کے لئے سخت مضر اور نقصان دہ چیز ہیں اور ان سے بچنے میں انسان کی فلاح و کامیابی ہے۔

قرآن کریم کے اندر حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اگر تم لوگ اپنی اور معاشرہ کی فلاح اور اصلاح چاہتے ہو تو جوئے اور سودی کاروبار کو بالکل چھوڑ دو۔

”یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والالزام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلاۃ فہل انتم منتہون“۔ (المائدہ: ۹۰، ۹۱)۔

”اے ایمان والو! بلاشبہ شراب اور جو، بت اور جوئے کے تیرے سب نجس ہیں شیطانی عمل میں سے ہیں سو ان چیزوں سے دور رہا کرو تاکہ تمہیں آپس میں فلاح ملے، شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے آپس میں بغض اور عداوت پیدا کر دے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سو کیا تم باز آؤ گے۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”من قال لصاحبہ تعال اتا مرک فلیتصدق“۔ (سنن أبی داؤد . کتاب الایمان والنذور . باب الیمین بغیر اللہ . ط: ۴۶۳/۲ . میر محمد)۔

”جس نے اپنے ساتھ سے کہا کہ آؤ تمہارے ساتھ جو اکیلے ہیں پس اس کا کفارہ یہ ہے کہ کچھ صدقہ کر دے۔“

شریعت مطہرہ میں قمار اور جوئے کی حرمت اس قدر تاکید سے آئی ہے کہ محض اس کی طرف دعوت دینا بھی جرم قرار دیا گیا اور اس جرم کی تلافی کے لئے کچھ مال صدقہ کرنے کا حکم کیا گیا۔ قمار اور جوئے کی جو شکلیں زمانہ جاہلیت میں رائج تھیں اگرچہ ان کا عام رواج آج کل ہمارے معاشرے میں کم ہے تاہم اس کی جگہ دوسرے بے شمار طریقے رائج ہو گئے ہیں ان رائج جوئے اور قمار کے طریقوں میں بنیادی

عناصر کو دیکھا جائے تو ان کی اصلیت اور حقیقت وہی ہے جو ایام جاہلیت میں موجود تھی، زمانہ کی جدت کے ساتھ جس طرح ہر چیز کے اندر جدت اور تبدیلی آ رہی ہے اسی طرح قمار اور جوئے کے کاروبار میں بھی خاص تبدیلیاں آ گئی ہیں اب تک قمار بازی کے معاملات میں جو نئے نام اور نئے عنوانات سے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکے دیئے جا رہے ہیں ان میں سے عام انعامی بانڈز کے علاوہ پرائز بانڈ کا وہ کاروبار بھی شامل ہے جو آج ملکی سطح پر پھیلا ہوا ہے اس کے علاوہ مختلف کمپنیوں اور حکومت کے اداروں کی جانب سے بانڈز کے ذریعہ سرمایہ بڑھانے کی اسکیم اور قرضہ اندازی، لائٹری کے ذریعہ سرمایہ کو تحفظ فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ راتوں رات امیر بنانے والے پروگرام بھی شامل ہیں۔

حکومت کی طرف سے جو پرائز بانڈ (نیشنل سیونگ سرٹیفیکٹ) آج کل جاری کئے جا رہے ہیں ان پر معمولی غور کرنے سے یہ بات واضح طور پر سمجھ میں آتی ہے کہ یہ سود اور جوئے کی ایسی شکلیں ہیں جو اسلامی شریعت کی رو سے قطعاً ناجائز اور حرام ہیں۔ ان پرائز بانڈز میں سود کا وجود تو بالکل ظاہر ہے کیونکہ سود کی حقیقت یہ ہے کہ مال کا مال کے بدلے معاملہ کرنے میں ایک طرف ایسی زیادتی ہو کہ جس کے مقابلے میں دوسری طرف کچھ نہ ہو۔ جیسا کہ ”فتاویٰ عالمگیری“ میں ہے۔

”الربا وهو في الشرع عبارة عن فضل مال لا يقا بله عوض في معاوضة مال بمال“ (الفتاوى الهندية. الباب التاسع فيما يجوز بيعه وما لا يجوز. الفصل السادس في تفسير الربوا واحكامه. ۱۱۷/۳)۔

یعنی یہی حقیقت پرائز بانڈز کے انعام میں بھی موجود ہے کیونکہ ہر آدمی مقررہ رقم دے کر پرائز بانڈز اس لئے حاصل کرتا ہے کہ اس سے قرضہ اندازی میں نام آنے پر اپنی رقم کے علاوہ ایک خطیرہ رقم مل جائے، اور یہ زائد اور اضافی رقم سود ہے کیونکہ شرعاً نقد رقم کا تبادلہ اگر نقد رقم سے ہو تو برابری کے ساتھ لین دین کرنا ضروری ہوتا ہے کسی بیشی کے ساتھ لین دین کرنا سود ہے۔

اسی طرح سود کی ایک اور حقیقت جو نزول قرآن سے پہلے بھی سمجھی جاتی تھی یہ تھی کہ قرض دے کر اس پر نفع لیا جائے، سود کی یہ تعریف ایک حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے۔

”كل قرض جر منفعة فهو ربا“ (الجامع الصغير للسيوطي. ص ۳۹۴. دار الكتب العلمية بيروت لبنان)۔
”یعنی ہر وہ قرض جو نفع کمائے وہ سود ہے۔“

اسی وجہ سے احادیث میں اپنے مقروض کا ہدیہ قبول کرنے کی ممانعت آئی ہے جب کہ اس سے پہلے اس طرح کے ہدیہ اور تحفہ دینے کے معاملات آپس میں جاری نہ ہوں اور ایسا ہدیہ قبول کرنے کو اس کے لئے ناجائز قرار دیا ہے کہ وہ کبھی ایک طرح کا قرض دے کر نفع حاصل کرنا ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

”اذا قرض الرجل الرجل فلایاخذ هدية“ (مشکوۃ المصابیح. کتاب البیوع. باب الربوا. الفصل الثالث.

”جب کوئی شخص دوسرے کو قرض دے تو وہ اس سے حد یہ نہ لے۔“

فقہ اسلامی کی مشہور کتاب ”فتاویٰ شامی“ میں ہے:

”کل قرض جر نفعاً حرام۔ ردالمحتار۔ فصل فی القرض۔ مطلب کل قرض جر نفعاً حرام۔ ۱۶۶/۵۔ ط: ایچ۔ ایم۔ سعید۔“

”یعنی ہر وہ قرض جو نفع کماتا ہے سود ہے۔“

لہذا اس سے ثابت ہوا کہ رہا اس زیادتی کا نام ہے جو قرض کہ وجہ سے حاصل ہوئی ہو سود کی یہ حقیقت پرانز بانڈ کے انعام پر بھی صادق آتی ہے کیونکہ حکومت ادارے میں جمع کی ہوئی رقم قرض ہے کیونکہ ادارہ اسے اپنے تصرف میں لاتا ہے اور قرض اندازی میں نام آنے پر مقررہ رقم صاحب رقم کو دی جاتی ہے لہذا یہ قرض کے زمرے میں آتی ہے اور اس قرض کے عوض میں جو انعام (منافع) حاصل کیا جاتا ہے یہی سود ہے۔

اسی طرح موجودہ پرانز بانڈز کے انعام میں جو ابھی شامل ہے، جو اجماع عربی زبان میں ”قمار کہا جاتا ہے درحقیقت ہر وہ معاملہ ہے جس میں ”مخاطرہ ہو“ جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے:

”قال ابن عباسؓ المخاطرة قمار“۔ (الجامع لأحكام القرآن للقرطبي ۳۶/۲۔ وجدت معناه ولم أجد هذا اللفظ فيه)۔

نیز امام مالکؒ نے فرمایا:

”الميسر ميسران ميسر اللهو وميسر القمار فمن ميسر اللهو النرد والشطرنج والملاهي كلها وميسر القمار ماتخاطر الناس عليه“۔ (الجامع لأحكام القرآن للقرطبي۔ تحت قوله تعالى: يستلونك عن الخمر۔ ۳۶/۲)۔

”جو آدمی قسم پر ہے ایک قسم تو کھیل کود کا جو ہے جیسے نرد اور شطرنج ہے اور دوسرے قسم کا جو وہ معاملات ہیں جن سے لوگ خطرے میں واقع ہوتے ہیں۔“

پرانز بانڈز کے حصہ داران زائد رقم وصول کرنے کی غرض سے رقم جمع کراتے ہیں لیکن معاملہ قرض اندازی اور اس میں نام آنے پر مشروط ہونے کی وجہ سے یہ لوگ خطرے میں رہتے ہیں کہ زائد رقم ملے یا نہ، چنانچہ قمار کی حیثیت کے متعلق امام ابو بکر صاؓ اپنی مایہ ناز کتاب ”احکام القرآن“ میں تحریر فرماتے ہیں:

”و حقيقته تملیک المال علی المخاطرة“۔ (احکام القرآن للجصاص۔ تحت قوله تعالى: انما الخمر والميسر۔ ۴۶۵/۲۔ ط: دار الکتب العلمیہ بیروت)۔

واضح رہے کہ کاروباری نکتے سے جس کاروبار میں منافع نہ ہو وہ نقصان ہے تو جن حصہ داران کے نام قرض اندازی میں نہیں آتے وہ

نقصان میں رہتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ قمار (جوا) ہر وہ معاملہ ہے جو نفع و ضرر کے درمیان دائر ہو یعنی یہ بھی احتمال ہو کہ معمولی رقم کے عوض میں بہت سارا مال مل جائے گا اور یہ بھی احتمال ہو کہ کچھ نہ ملے گا خواہ اصل رقم باقی رہے کیونکہ انہوں نے اصل رقم حاصل کرنے کے لئے رقم جمع نہیں کرائی تھی بلکہ بڑی رقم کے طمع میں رقم جمع کرائی تھی جو انہیں حاصل نہیں ہو سکی اور وہ پشیمان ہوئے۔ لہذا حکومت کی طرف سے جاری کردہ پرائز بانڈز میں اصل رقم اگرچہ محفوظ رہتی ہے، چونکہ مزعومہ منافع نہیں مل سکے تو وہ خسارے میں رہے اور جن کو قمر اندازی میں رقم ملی ہے ابتداء میں خطرے میں رہنے کی وجہ سے یہ معاملہ جوئے کا معاملہ تھا نفع ملنے یا ملنے میں تردد تھا قمر اندازی میں نام آنے پر زائد رقم مل گئی لیکس جوا کے معاملہ کے تحت ملی اور نقد کے بدلہ میں نقد نہیں زائد رقم ملی تو یہ سود ہی ہے لہذا پرائز بانڈز جوئے اور سود کا مجموعہ ہے۔

اس لئے پرائز بانڈز کی خرید و فروخت کرنا اور اس سے ملنے والا انعام حاصل کرنا از روئے شرع ناجائز اور حرام ہے، شیطانی عمل ہے، گندہ معاملہ ہے، واجب الترتک ہے کہ اس کے ترک میں انسانی فلاح و کامیابی ہے، اس کے خلاف کرنے میں شیطانییت ہے، اپنے کو گندہ کرنا ہے، رب کریم کے غیظ و غضب کو دعوت دینا ہے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت دے، دین کا فہم اور ہدایت کو قبول کرنے کی توفیق دے۔ واللہ اعلم

الجواب صحیح
محمد عبدالمجید دین پوری

الجواب صحیح
محمد عبدالقادر

کتبہ
محمد عثمان چانگامی

(بشکریہ ماہنامہ بینات، جمادی الاولیٰ، جمادی الثانیہ ۱۴۲۰ھ)

اہل علم کی دلچسپی کے لئے مجلس التحقیق الفقہی کے مجلات

زیر ادارت: مولانا سید نسیم علی شاہ الهاشمی

(۱) سرمایہ المباحث الاسلامیہ (اردو):

سائنس و ٹیکنالوجی کے تحقیقات و ایجادات سے پیش آنے والے مسائل کا فقہی حل

اہم اور جدید مسائل پر مشتمل علمی تحقیق کا حامل اور فکر اسلامی کا ترجمان

صفحات: 136 زیر تعاون سالانہ: 240 روپے

(۲) ششماہی الحجۃ الاسلامیہ (عربی):

اہم اور جدید مسائل پر مشتمل پاکستان اور عالم اسلام کے جید علماء کی علمی تحقیق (عربی زبان میں)

صفحات: 136 زیر تعاون: 240 روپے

برائے رابطہ: ناظم دفتر مجلس التحقیق الفقہی جامعہ مرکز الاسلامی پاکستان ڈیرہ روڈ بنوں

فون: 0092-928-331351 (3 Line) فیکس: 331355 فون بریک مسٹرول: 0333-3509970